مطبوعات

آئینِ خداوندی	تالیف: جناب مظفرالدین صاحب
مع قولِ حق	ناشران: قرآن سوسائٹی (پاکستان)

قیمت: ۵/- روپے - صفحات آئینِ خداوندی ۱۸۹ - قولِ حق ۹۶

یہ ضروری نہیں کہ ایک غلط بات اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے بنیادی طور پر غلط ہی ہو بلکہ بسا اوقات جب کوئی صاحبِ دانش کسی نظامِ فکر میں سے کسی ایک بات کو الگ کرکے اور اس کے فطری توازن کو بدل کر عوام کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ بات جو اپنے اصل مقام اور اپنے صحیح سیاق و سباق میں تو درست ہوتی ہے غلط ہو جاتی ہے۔ قریب قریب یہی معاملہ زیرِ تبصرہ کتاب کے فاضل مصنف کا ہے۔ انہوں نے قرآن کے نظامِ حیات کے بارے میں بعض باتیں بڑے خلوص کے ساتھ ارشاد فرمائی ہیں مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے شدتِ جذبات میں اس نظام کے فطری توازن کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے بعض حصّوں کو بڑے غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اس طرح نظام کے مختلف اجزاء کے مابین قادرِ مطلق نے جو ایک خاص تناسب قائم کر رکھا ہے وہ درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ مثال کے طور پر صہ۱۵ پر فاضل مصنف علم اور وحی کا فرق اس انداز میں بیان کرتے ہیں کہ گویا وحی اور علم ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ اس ضمن میں ان کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ علم پڑھنا پڑھانا۔ وحی مجاہدہ و جہاد۔ علم دنیا کمانا وحی دارین کی عظمتیں۔ علم سے فربہ بدن وحی سے تازہ روح۔

مصنّف کی اس پریشان فکری کے اثرات سے قرآن مجید کی آیات بھی نہیں بچ سکیں۔ چنانچہ انہوں نے آیات کے جو تراجم کیے ہیں وہ بھی کافی حد تک محلِ نظر ہیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا وہ اس طرح ترجمہ کرتے ہیں: محمدؐ کا رستہ للّٰہیت کا رستہ ہے یہ اس اللہ کو پہنچاتا ہے جو کائنات وما فیہا کا رب (خالق رازق) ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا۔ کائنات تو تمام کا تمام للّٰہیت کا نظام ہے اور اللہ کافروں سے غنی اور للّٰہیت والوں سے حمید ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔ اور زمین کی کائنات ذرہ ذرہ للّٰہیت میں ہے (مجاہدہ مومن کے لیے اللہ وکیل کافی ہے۔

فاضل مصنف کی یہ بات بھی تبصرہ نگار کے لیے موجبِ حیرت ہے کہ آئینِ خداوندی کا مصنّف شاہِ ایران اور شاہ افغانستان اعلیٰحضرت محمد ظاہر شاہ کو اس آئین پر عمل کرنے والے خیال کرتا ہے۔ اس ضمن میں ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:- (باقی بر صفحہ ۴۸)

(بقیہ مطبوعات)

"ایران میں آج شہنشاہ بنفس نفیس نوجوانوں کے ذریعہ ملک میں ایک ایسے انقلاب کی قیادت کر رہے ہیں جس کی ضرورت ساری دنیا محسوس کر رہی ہے۔ یہ تحریک آج کی دنیا میں عوام اور خصوصاً نوجوانوں کے مسائل سے تعلق رکھتی ہے۔ آگ اور خون نے سرخ انقلابوں سے زیادہ نتیجہ خیز ایران کا وہ سفید انقلاب ہے جس کا محرک خود شہنشاہ کی ذات ہے۔"

کتاب میں جگہ جگہ ایسی عبارتیں موجود ہیں جو نظر ثانی کی محتاج ہیں مثلاً "اگر قرآنی تدبر سے موجودہ دیوالیہ پن کا احساس ہو جائے اور مسلمان کو پھر وحی کے سرچشمہ سے فکر آنے لگے۔" "نبی علیہ السلام امی تھے۔ ان کی زندگی مکتب میں نہیں گزری، ایسا نہ ہو کہ ہماری زندگی لائبریریوں میں گزرے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت دیکھیں تو اتباع کا ادنیٰ حصہ بھی پلے میں نہ ہو۔" "یہ فکر اور ہنر کی صدی ہے تو فکر اور ہنر کے میدان میں آج شمال اپنی انقلابی دھار رکھتا ہے۔" عبارتوں میں ایسے انگریزی الفاظ کا بکثرت استعمال جن کے اردو مترادفات موجود ہیں طبیعت پہ گراں گزرتا ہے۔ تذکیر و تانیث کی غلطیوں کے علاوہ کتابت کی غلطیاں بھی موجود ہیں۔